١٩۔ ہمارا اسکول

سکینہ اور فرقان روز کے مقابلے میں جلد جاگ گئے۔ والدین کی مدد کے بغیر ہی تیار ہو کر اسکول جانے کی جلدی کرنے لگے۔
امّی نے پوچھا، ’سکینہ! آج اسکول جانے کے لیے اتنی جلدی کیوں کر رہی ہو۔‘
سکینہ نے کہا، ’آج ہمارے ’پھول بن پرائمری اسکول‘ کی سالگرہ ہے۔ آج وہاں ہمیں کھانے کی چیزیں بھی ملیں گی۔ کل ہی ہم نے اپنی کلاس کی صفائی کی ہے۔ کلاس کی صفائی اور سجاوٹ کا مقابلہ ہے۔ مجھے اپنا اسکول بہت اچھا لگتا ہے۔‘
ابّا نے کہا، ’فرقان! ہمارے زمانے میں تو ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا۔‘
فرقان نے کہا، ’ابّا جان! میری سالگرہ کی طرح ہی یہ اسکول کی سالگرہ ہے۔ ہمارا اسکول کھیل اور مختلف مقابلوں میں بھی ہمیشہ آگے ہی رہتا ہے۔ ہمارے اسکول میں تقریری مقابلے ہوتے ہیں۔ کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں۔ ابّا جان! پروجیکٹ مکمل کرنا، پکنک پر جانا، ثقافتی جلسے میں حصہ لینا مجھے بہت اچھّا لگتا ہے۔‘

بتاؤ تو بھلا!

(١) تمھارے گاؤں کا اسکول کب قائم ہوا؟
(٢) تمھارے اسکول کا ’یومِ تاسیس‘ کس طرح منایا جاتا ہے؟
(٣) تمھیں اپنے اسکول کی کون سی باتیں پسند ہیں؟

کیا تمھیں معلوم ہے؟

ہمارے ملک میں کسی زمانے میں طلبہ علم حاصل کرنے کے لیے اپنے استاد کے گھر جایا کرتے تھے۔ چند برسوں تک وہاں رہ کر وہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس کے بعد کے زمانے میں گاؤں میں ایک استاد اور الگ الگ عمر کے طلبہ جمع ہو کر استاد سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ طلبہ زمین پر الفاظ اور ہندسے لکھ کر سیکھتے۔ اس زمانے میں لڑکیوں کی تعلیم کا رواج نہ تھا۔ تعلیم کا موجودہ طریقہ انگریزوں نے شروع کیا۔ اس کے بعد مہاتما پھلے اور کرانتی جیوتی ساوتری بائی پھُلے نے پونہ میں لڑکیوں کی تعلیم کی ابتدا کی۔ ان کے ساتھ اس عمل میں فاطمہ شیخ بھی شامل تھیں اور ان کے بھائی عثمان شیخ نے اپنا گھر اس مقصد کے لیے مہاتما پھلے کو وقف کر دیا تھا۔

اسکولی نظام میں تبدیلی: پہلے چھوٹی چھوٹی بستیوں میں اسکول ہوا کرتے تھے۔ کسی درخت کے نیچے یا سایہ دار جگہ پر طلبہ جمع ہو جاتے۔ ایک ہی استاد الگ الگ عمر کے طلبہ کو تعلیم دیا کرتا۔ اس میں پہاڑے، جمع، تفریق، ضرب، حروف کی پہچان، حساب شامل ہوا کرتے تھے۔ انگریز بھارت آئے تو انھوں نے تعلیم کا وہ طریقہ شروع کیا جو آج بھی جاری ہے۔ اپنے ملک کے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آ گئی تھی کہ تعلیم کے بغیر ترقی کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اسی لیے انھوں نے اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے میں پہل کی۔ اسی سے موجودہ اسکول وجود میں آئے۔

آؤ یہ کرکے دیکھیں!

نیچے دیے ہوئے جن لوگوں نے اسکول اور تعلیم کی ترقی کے لیے اہم کارنامے انجام دیے ہیں ان کے بارے میں اپنے استاد یا والدین سے معلومات حاصل کرو۔

مہاتما جیوتی راؤ پُھلے

ساوتری بائی پھلے

راجرشی شاہو مہاراج

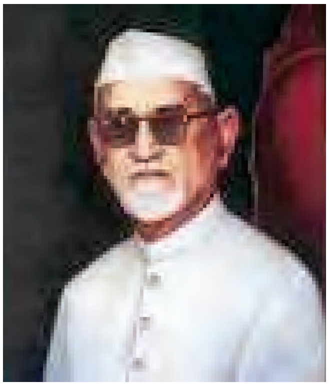

ڈاکٹر ذاکر حسین

بدرالدّین طیّب جی

سرسیّد احمد خان

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر

فاطمہ شیخ

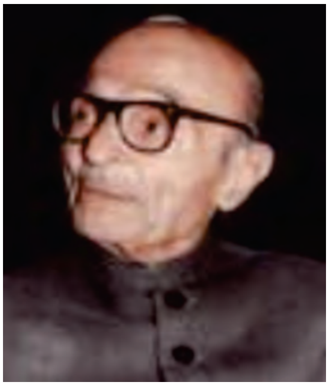

حکیم عبدالحمید

کیا تمھیں معلوم ہے ؟

- ساوتری بائی پھُلے کے اسکول میں سالانہ امتحان ہوا تو تجسّس کے تحت اسے دیکھنے کے لیے کئی لوگ جمع ہوئے۔ پہلے نمبر سے کامیاب ہونے والی لڑکی کو جب انعام دیا جانے لگا تو اس نے کہا، ''مجھے انعام نہیں چاہیے۔ مجھے اسکول کے لیے لائبریری چاہیے۔'' وہ لڑکی اپنے گھر پر رات میں دیر تک پڑھتی رہتی تھی۔ جیوتی راؤ اور ساوتری بائی نے طلبہ و طالبات کو زراعت اور تکنیکی تعلیم دینے کا انتظام کیا تھا۔

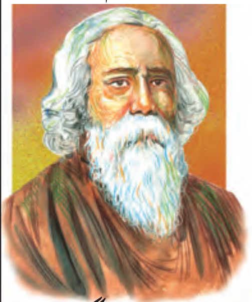
رابندر ناتھ ٹیگور

- راشٹر گیت 'جن گن من' رابندر ناتھ ٹیگور نے لکھا ہے۔ انھوں نے بنگال میں واقع بول پور میں ایک اسکول شروع کیا تھا۔ ہرے بھرے درخت، رنگ برنگے پھول، چہچہاتے ہوئے پرندے، نیلا آسمان ایسے ماحول میں یہ اسکول ہوا کرتا تھا۔ اس اسکول کا نام 'شانتی نکیتن' تھا۔ بچوں کو وہ اسکول بہت پسند تھا۔ وہاں کا پُرسکون ماحول، نہ شور شرابہ نہ کوئی ہنگامہ، موٹروں کی آوازیں نہ تانگوں کی کھڑکھڑاہٹ۔ درختوں کے سایے میں یہ اسکول ہوا کرتا تھا۔ اس اسکول میں ناچ - گانا سکھایا جاتا۔ دستکاری اور پیشہ ورانہ کاری گری کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ طلبہ اپنے طور پر ڈرامے تیار کرتے، گیت گاتے، ناچتے اور اسی کے ساتھ نئے نئے مضامین بھی سیکھتے۔ اس اسکول میں دیگر ملکوں سے بھی بچّے تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔ ٹیگور کو ۱۹۱۳ء میں نوبل انعام ملا۔ اس انعام کی رقم انھوں نے اپنے اسکول کو دے دی۔

مہاتما گاندھی

- تعلیم سے متعلق مہاتما گاندھی کے خیالات بہت اہم ہیں۔ انھوں نے محنت اور ذاتی تجربات کے ذریعہ علم حاصل کرنے پر زور دیا تھا۔

مولانا آزاد

- مولانا ابوالکلام آزاد، آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم تھے۔ انھوں نے 'یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن' اور 'سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن' کا تقرر کیا۔ 'یونیورسٹی گرانٹ کمیشن' کے قیام میں بھی ان کا بہت اہم رول تھا۔ نصاب میں سائنس اور تکنیکی علوم کو شامل کرنے کے وہ زبردست حامی تھے۔ ہر سال ان کے یومِ پیدائش ۱۱ر نومبر کے موقع پر سارے ملک میں 'قومی یومِ تعلیم' منایا جاتا ہے۔

بتاؤ تو بھلا !

- اسکول کے میدان پر کون سے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟
- اسکول کو کس طرح صاف ستھرا رکھا جاتا ہے؟
- اس میں آپ کیا مدد کرتے ہیں؟
- تم اسکول کی کون کون سی سرگرمیوں میں حصّہ لیتے ہو؟
- تم اسکول کس طرح آتے ہو؟

اسکول میں ہم نئی نئی باتیں سیکھتے ہیں، نظمیں اور گیت گاتے ہیں، تصویریں بناتے ہیں۔ اسکول میں ہمیں کھوکھو، کبڈی، لیزم جیسے کھیل کھیلنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ ہمیں روزانہ اسکول جانا چاہیے۔ وقت پر اسکول جانے سے ہم وقت کی پابندی کے عادی بن جائیں گے۔

ہم اسکول میں یہ بھی سیکھتے ہیں کہ صفائی کا خیال کس طرح رکھا جائے۔ اسکول ہی میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ عوامی مقامات پر صفائی کس قدر اہم ہے۔ ذاتی اور عمومی صفائی سے ہماری صحت اچھّی رہتی ہے۔

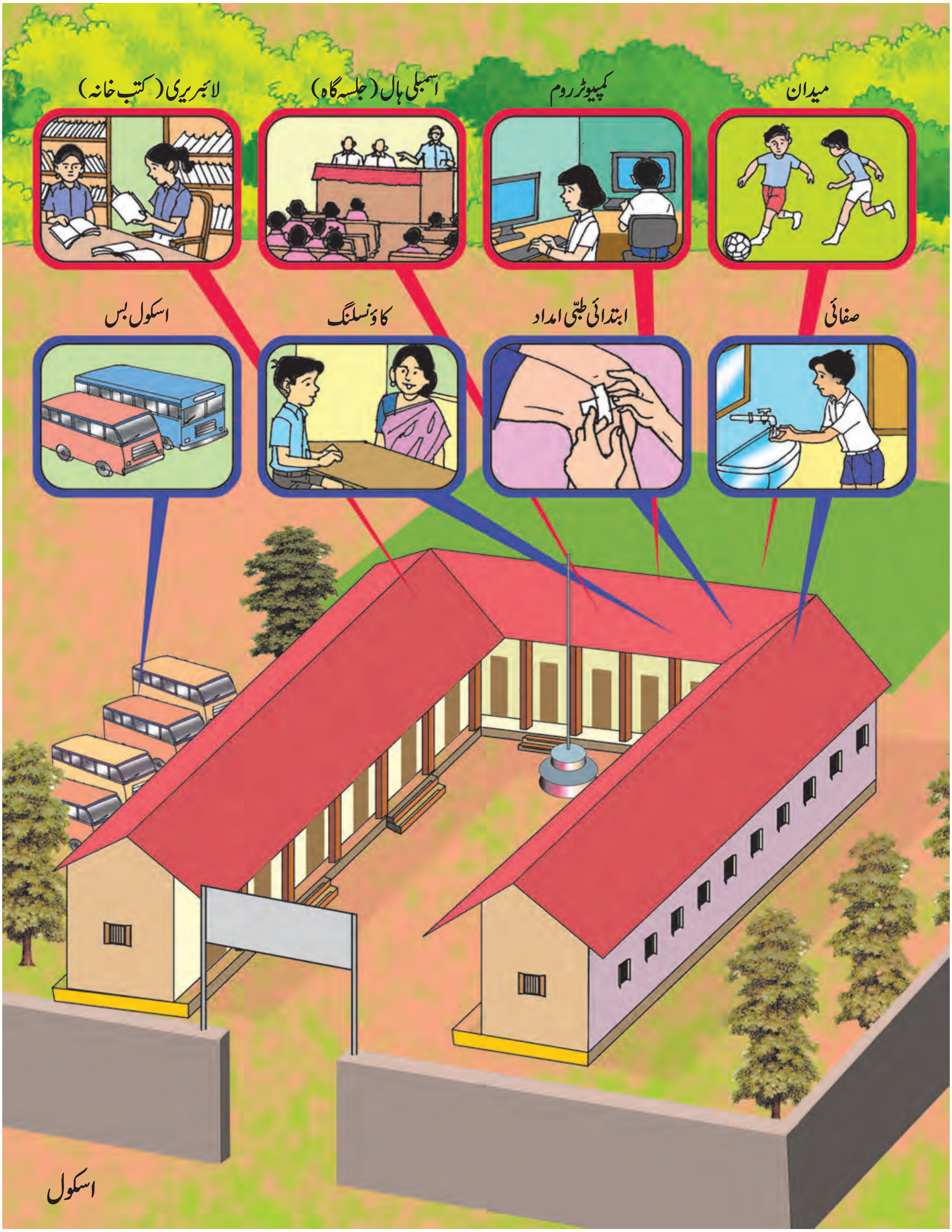

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

بعض اسکولوں میں ہر جماعت کے دو یا تین طلبہ، اسکول ختم ہونے کے بعد باری باری سے اپنی جماعت کی صفائی کرتے ہیں۔ اس سے ان میں خود محنت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ اسکول اور اپنی جماعت سے اپنائیت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ کیا تمھارے اسکول میں اس قسم کا انتظام ہے؟ نہ ہو تو جماعت کی صفائی کے لیے مہینہ بھر کا ٹائم ٹیبل تیار کرو۔ اس میں تمام طلبہ کو شامل کرو۔ سب سے زیادہ صاف ستھری جماعت کو رولنگ ٹرافی یا توصیفی سند دی جا سکتی ہے۔

پانی کی ٹنکی کے پاس بھیڑ

بتاؤ تو بھلا!

- پانی کی ٹنکی کے قریب بھیڑ اور ہنگامہ کیوں ہے؟
- اسکول میں موجود سہولتوں کا استعمال کرتے ہوئے کن اصولوں پر عمل کرنا چاہیے؟
- اسکول کے نظم و ضبط پر ہم اور کہاں عمل کر سکتے ہیں؟

ہم سب کو اسکول پسند ہے۔ اسکول میں لائبریری، کھیل کا میدان، کمپیوٹر روم وغیرہ سہولتیں ہوتی ہیں۔ ہم ان کا استعمال کرتے ہیں۔ ان سہولتوں کا فائدہ سب کو پہنچنا چاہیے۔ انھیں استعمال کرتے ہوئے ہم سب اصولوں کی پابندی کریں۔ ان سہولتوں کے استعمال کے لیے قطار میں کھڑے رہیں۔ لائبریری کی کتابیں وقت پر واپس کریں۔ کتابوں کے صفحات نہ پھاڑیں نہ انھیں خراب کریں۔ جماعت کے بینچ اور دیواریں صاف ستھری رکھیں۔ کھیل ختم ہوتے ہی کھیل کا سامان اس کی جگہ پر رکھیں۔

کچھ بچوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ استاد بیچ بچاؤ کرتے ہوئے۔

بتاؤ تو بھلا!

- دوست آپس میں کیوں لڑتے ہیں؟
- اس لڑائی کو ختم کرنے کے لیے تم کیا کرو گے؟
- جس کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے، صلح ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ تم کس طرح کا برتاؤ کرو گے؟
- لڑائی ختم کرنے کے لیے کیا تم اپنے استاد کی مدد لو گے؟

اپنے دوست یا سہیلی کے ساتھ لڑائی ہوسکتی ہے۔اس معاملے کو سمجھ داری اور چین و امن کے ساتھ سُلجھانا چاہیے۔تکرار میں سب کو اپنی بات کہنے کا موقع ملنا چاہیے۔لڑائی میں کسی کو بھی جسمانی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔معاملہ نہ سلجھتا ہو تو استاد کی مدد حاصل کریں۔آپسی لڑائی کو امن وسکون کے ساتھ نمٹانے کی عادت اچھی ہوتی ہے۔اس عادت کے سبب اجتماعی زندگی کے مسئلے سمجھ داری کے ساتھ حل کیے جاسکتے ہیں۔اجتماعی زندگی کے مسائل اگر پرامن طریقے سے سُلجھائے جائیں تو ہماری بہت سی پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں۔

بتاؤ تو بھلا !

کیا تمھارے اطراف ایسے بچّے ہیں جو اسکول نہیں جاتے؟ وہ اسکول کیوں نہیں جاتے؟

ہر لڑکے لڑکی کو اسکول جانے کا موقع ملنا چاہیے۔اسکول سب کے لیے ہوتے ہیں۔اسکول کی وجہ سے ہمیں سب کے ساتھ مل جل کر رہنے کی عادت پڑتی ہے۔طرح طرح کے لوگوں سے ہماری پہچان بڑھتی ہے۔اسکول میں ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم سماج کا ایک حصّہ ہیں۔

کیا تمھیں معلوم ہے؟

۱۴/ برس سے کم عمر کے لڑکے لڑکیوں سے کارخانوں، کانوں یا دوسری خطرناک جگہوں پر کام لینے پر پابندی ہے۔
سال ۲۰۰۶ء کے استحصال کی مخالفت کے حق کی توسیع کرتے ہوئے 'بچہ مزدوری' قانون کی رو سے جرم قرار دیا گیا ہے۔

ہم نے کیا سیکھا؟

* ذاتی اور عمومی صفائی سے ہماری صحت اچھّی رہتی ہے۔
* ہم سب کو اسکول پسند ہیں۔
* اجتماعی زندگی میں ہمیں اپنے مسائل اور تکرار کو پرامن طریقے سے سلجھانا چاہیے۔
* ہر لڑکے لڑکی کو اسکول جانے کا موقع ملنا چاہیے۔

مشق

۱۔ نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو:

(۱) اسکول میں کون سے کھیل کھیلنے کا موقع ملتا ہے؟

(۲) اسکول میں کون سی سہولتیں ہوتی ہیں؟

(۳) لڑائی کا معاملہ کس طرح سلجھانا چاہیے؟

۲۔ خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

(۱) وقت پر اسکول جانے سے ہم .... کے عادی بن جائیں گے۔

(۲) لائبریری کی .... وقت پر واپس کریں۔

(۳) ہر لڑکے لڑکی کو اسکول جانے کا .... ملنا چاہیے۔

۳۔ صحیح جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے × نشان لگاؤ:

(۱) کتابوں کے صفحات نہ پھاڑیں۔ ☐

(۲) کھیل ختم ہوتے ہی کھیل کا سامان اس کی جگہ پر نہ رکھیں۔ ☐

(۳) اسکول سب کے لیے ہوتے ہیں۔ ☐

سرگرمی

(۱) اسکول میں پینے کے پانی کی پرانی اور نئی سہولتوں کے تعلق سے اپنی جماعت میں بات چیت کرو۔

(۲) ’اپنا اسکول مثالی اسکول ہو‘ اس مقصد کے لیے تم اجتماعی طور پر کیا کوششیں کروگے؟ اس موضوع پر ایک چھوٹا سا عملی منصوبہ بناؤ۔

(۳) فرض کرو تمھیں کسی اور اسکول میں جانے کا موقع ملے۔ اپنے اسکول اور اس اسکول کا موازنہ کرو۔

(۴) اپنے اسکول کے پروگراموں میں تہنیت کے طور پر پھولوں کے گلدستے کی بجائے پودے کا گملا تحفے میں دو۔ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دو۔

(۵) اپنے اطراف کے کسی دوسرے اسکول کے استاد سے ملاقات کرکے وہاں ہونے والی سرگرمیوں کا اندراج کرو۔

(۶) اسکول سے متعلق نظمیں اور گیت جمع کرو۔

مثلاً کتنا پیارا ہے مدرسہ ہمارا

***